بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ——— (سورۃ لقمٰن آیت ۱۵)

ترجمہ: اور ان لوگوں کی راہ چل جو میری طرف رجوع ہوگئے

ایں سخنہا را وصیتہا شمر — کہ پدر گوید دراں دم با پسر

اردو ترجمہ

رسالہ محبوب العارفین وسیلۃ الطالبین

از حضرت سیدنا مولانا و مرشدنا
عزیزانِ علی رامیتنی قدس سرہ

مترجم: قدیر محمد قریشی اکبر آبادی

بی اے، ایل ایل بی، منشی کامل، اردو اعلیٰ قابلیت، سابق
ڈسٹرکٹ و سیشن جج حیدرآباد، سندھ

المصطفیٰ اکادمی

ڈی ۵/۴ بلاک سی۔ یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ (سورۃ لقمٰن آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اور ان لوگوں کی راہ چل جو میری طرف رجوع ہوگئے۔

این سخنہا را وصیتہا شمر ★ کہ پدر گوید دراں دم باپسر

اردو ترجمہ

رسالہ محبوب العارفین وسیلۃ الطالبین

از حضرت سیدنا مولانا و مرشدنا عزیزان علی رامیتنی قدس سرہٗ

مترجم:۔ قدیر محمد قریشی اکبر آبادی

بی اے۔ ایل ایل بی۔ منشی کامل۔ اردو اعلیٰ قابلیت

سابق ڈسٹرکٹ و سیشن جج

حیدر آباد سندھ

المصطفیٰ اکادمی

ڈی ۲۵ بلاک سی۔ یونٹ نمبر ۸

لطیف آباد حیدر آباد، پاکستان

ترجمہ

نام کتاب: رسالہ محبوب العارفین وسیلۃ الطالبین

نام مترجم :- قدیر محمد قریشی

اشاعت بار اوّل : سنہ ۱۴۱۰ھ مطابق سنہ ۱۹۹۰ء

تعداد : ———— ایک ہزار

قیمت : ———— ۵ روپیے

مطبع : ————

ناشر : المصطفےٰ اکادمی، ڈی ۴۵ - بلاک سی

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد، حیدرآباد، پاکستان

اس حدیث شریف "الفقر فخری" (فقر میرا فخر ہے) کے مخالف ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔
آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں حدیثیں اس فقیر کی شان میں ہیں جو مخلوق کی طرف متوجہ ہو یعنی وہ درویش جو فقر کو خلق پر ظاہر کرے اور خلق سے کچھ چاہے اور اپنے فقر کو آلۂ گدائی اور کمانے کا ذریعہ بنائے یہ طریقہ حقیقت میں خدائے پاک کی شکایت ہے اور دنیا میں رسوائی ہے اور حق سبحانہٗ کی شکایت کفر ہے۔ اور روزِ آخرت کی روسیاہی ہے[1]

۹۔ فقیر کا ہاتھ غنی کے ہاتھ سے اونچا رہتا ہے کیونکہ فقیر کا ہاتھ خدا کے ہاتھ کا نائب ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "الصدقۃ تقع فی کف الرحمٰن قبل ان تقع فی کف الفقیر"[2]
(صدقہ رحمٰن کے ہاتھ میں جاتا ہے فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پہلے)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ید اللہ فوق ایدیھم" (سورۃ الفتح ۱۰)، خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔

۱۰۔ اگر اللہ تعالیٰ بندہ سے خطاب کرے کہ اے میرے بندے! ہم سے کچھ طلب کر تو بندگی کی شرط یہ ہے کہ بندہ خدا سے سوائے خدا کے اور کچھ نہ مانگے کیونکہ جس نے خدا تعالیٰ کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا۔ اور جس نے سب کو پایا اور خدا تعالیٰ کو نہ پایا اس نے کچھ بھی نہ پایا۔

گر کسے ہست در محبت چست — از خدا جز خدا نخواہد چست

(ترجمہ) جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں چست ہے وہ خدائے تعالیٰ سے بجز خدا تعالیٰ کے کچھ نہیں مانگتا۔ (اللھم اجعلنا منھم)

۱۱۔ ایک عالم چالیس سال تک طالب علمی میں مشغول رہتا ہے اور مدرسے کی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور استاد کی خدمت کرتا ہے تب کہیں اس کو کچھ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ مگر عارف چالیس سال تک فقر و فاقہ میں گذارتا ہے اور اپنے نفس کو ریاضت اور مجاہدوں میں ڈالتا ہے اور بلاؤں، محنتوں اور تکلیفوں میں خوش رہتا ہے۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی نظروں میں جگہ

---

[1] ایک اللہ والا اگر یہ رویہ اختیار کرے اور دوسروں کے مال میں طمع اور لالچ رکھے۔ اور اپنی درویشی کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنائے تو یہ حالت فقر کے منافی ہے اور درویش کو الفقر فخری کے مطابق تارک، زاہد اور بے طمع ہو کر رہنا چاہئے۔

[2] اس کو امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

لیکن دور والے جو نزدیک ہیں وہ لوگ ہیں جو بظاہر بدن سے ہم سے دور ہیں لیکن دل وجان کے ساتھ ہم سے نزدیک ہیں۔ نزدیکان دور وہ لوگ ہیں جو بظاہر ہماری صحبت میں ہیں مگر دل وجان سے ہمارے ساتھ نہیں ہیں بلکہ ان کا دل وجان کاروبارِ دنیا اور حرص وہوا میں مبتلا ہے اگرچہ وہ بظاہر ہمارے ساتھ ہیں مگر دل وجان ان کا دوسری جگہ ہے ہمارے لئے دورانِ نزدیک بہتر ہے نزدیکان دور سے، کیونکہ اعتبار دل وجان کی نزدیکی کا ہے کہ آب وگل کی نزدیکی لائق اعتبار نہیں ہے۔

۷۔ غنا بے نیازی ہے یہ صفت اگرچہ مالداری کے مشابہ ہے مگر حقیقت میں بے نیازی فقیر کی صفت ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ کوئی شخص فقیر کو کوئی چیز دے اور وہ اس کو نہ لے کیونکہ لینا اس پر واجب نہیں ہے اور غنی اگر نہ دینا چاہے تو ممکن نہیں ہے کیونکہ دینا اس پر واجب ہے بموجب آیۃ شریف "وآتوا الزکوٰۃ" (اور زکوٰۃ ادا کرو سورۃ منافقون ۱۰)
اور "انفقوا مما رزقناکم" (سورۃ البقرہ ۱۱۰، سورہ حج ۴۱، سورہ نور ۵۶ وسورہ مزمل ۲۰)
(اور خرچ کردو اس چیز کو جو ہم نے تم کو بطور روزی کے دی ہے)

۸۔ اگر فقیر ہاتھ میں کچھ نہ رکھتا ہو تو اور دل میں بھی کسی چیز کا خواہاں نہ ہو تو وہ فقیر اچھی صفات والا ہے۔ اگر وہ کہے گا کہ فقر میرا فخر ہے تو وہ سچا ہے اور اگر فقیر ہاتھ میں کچھ نہ رکھتا ہو مگر دل میں کسی چیز کا خواہاں ہو تو وہ محلے بھر کا فقیر ہے نہ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا ہوتا تو وہ نہ دل سے کسی چیز کا خواہاں ہوتا ہے اور نہ زبان سے۔ اور اگر فقیر ہاتھ میں کچھ چیز رکھتا ہو اور دیگر اور کا طلب گار ہو تو بری صفات والا فقیر ہے جس کی نسبت "الفقر سواد الوجہ (روسیاہی) ارشاد ہوا ہے۔ یہ اسی کا مصداق ہے اور حدیث شریف میں ہے "کاد الفقر ان یکون کفرا" کہ فقر کفر تک لیجاتا ہے۔

آپ کے فرزند ارجمند نے آپ سے پوچھا کہ یہ حدیث "الفقر سواد الوجہ فی الدارین وکاد الفقر ان یکون کفرا" (کہ فقیری دو جہاں میں روسیاہی ہے اور فقر کفر کو قریب کرتا ہے۔)

حاصل کرنے۔ عالموں کو ان کا علم عزت اور مرتبہ تک اور اہل فقر کو (مذکورہ مجاہدہ نفس) خدا تک پہنچاتا ہے۔ ہر درخت سے وہ میوہ نکلتا ہے جو اس میں مخفی ہوتا ہے۔

از کوزہ ہماں تراود کہ دراست۔ (ترجمہ) ہر برتن سے وہی چیز ٹپکتی ہے جو اس میں ہے

۱۲۔ اگر تو اگلی صف میں بیٹھے اور پچھلی صف والوں کے سے عاجزی کے خیالات رکھے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو پچھلی صف میں بیٹھے اور اگلی صف والوں کی تعلی کرے یعنی اگرچہ تو اپنی بزرگی اور مخدومی کے سبب صدر نشینی کی مسند پر بیٹھنے کے لائق ہے تیرے صفات خادموں کے سے ہوں۔ اور اپنے آپکو اپنے دل میں سب سے کم درجہ شمار کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو پچھلی صف میں بیٹھے اور اپنے آپکو مسند صدر نشینی کے قابل خیال کرے۔

۱۳۔ بندہ خدا تعالٰے نہیں ہو سکتا مگر خدا تعالٰے کی صفات سے متصف ہو جاتا ہے[۱]

آپکے فرزند جانشین خواجہ ابراہیم قدس سرہ نے آپ سے پوچھا کہ اس کلمہ کے کیا معنی ہیں کہ۔ فقیر خدا کا محتاج نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ فقیر اپنی حاجت کیلئے خدائے بزرگ و برتر سے سوال نہیں کرتا کیونکہ خدائے عالم الغیب جب اس کی حاجت کو جانتا ہے تو پھر اس کو سوال کرنے کی کیا ضرورت ہے[۲]

ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ بالغ شریعت کون ہے اور بالغ طریقت کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بالغ شریعت وہ شخص ہے جس سے منی نکلے اور بالغ طریقت وہ شخص ہے جو منی یعنی خودی سے نکل جائے۔ درویش نے آپ کا یہ ارشاد سن کر سر زمین پر رکھا آپ نے فرمایا کہ زمین پر سر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جو چیز سر میں رکھتے ہو یعنی خودی اسکو زمین پر رکھو[۳]

آپ کے فرزند خواجہ ابراہیم قدس سرہ نے آپ سے پوچھا کہ حضرت منصور علیہ الرحمۃ نے کہا۔ "انا الحق" میں حق ہوں۔

---

[۱] حضرات القدس۔ [۲] حضرات القدس [۳] حضرات القدس۔